4925CH36

سفرنامہ

سفرنامہ ایک بیانیہ نثری صنف ہے۔ بعض سفرنامے منظوم بھی لکھے گئے ہیں۔ سفرنامے میں سفر کی روداد بیان کی جاتی ہے۔ سیّاح اپنے سفر کے دوران جن مقامات کی سیر کرتا ہے، وہاں جو کچھ دیکھتا ہے، اس کی تفصیل سفرنامے میں پیش کر دیتا ہے۔ اس تفصیل میں جغرافیائی محل وقوع، تاریخی مقامات، تہذیب وتمدن، رسم و رواج، سماجی حالات، سیاسی صورت حال، ادبی وثقافتی سرگرمیاں وغیرہ جیسے بہت سے موضوعات شامل ہوتے ہیں۔ سفرنامہ نگار کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے سفر کے احوال وکوائف سچائی اور ایمانداری کے ساتھ قلم بند کرے۔ اس کا انداز بیان دلچسپ ہونا چاہیے تاکہ قاری اسے توجہ سے پڑھے۔ جامعیت اور اختصار بھی سفرنامے کے لیے ضروری ہے۔ غیرضروری تفصیل سفرنامے کو بوجھل اور غیر دلچسپ بنا دیتی ہے۔

اردو میں سفرنامے کا آغاز انیسویں صدی کے نصف میں ہوا۔ یوسف خاں کمبل پوش کا سفرنامہ 'عجائباتِ فرنگ' اردو کا پہلا سفرنامہ ہے جو 1847 میں لکھا گیا تھا۔ انیسویں صدی کے اہم سفرناموں میں سرسید احمد خاں کا 'مسافرانِ لندن'، محمد حسین آزاد کا 'سیرِ ایران'، شبلی نعمانی کا 'سفرنامۂ روم ومصروشام' اور مولانا عبدالحئی کا 'دہلی اور اس کے اطراف' قابل ذکر ہیں۔

بیسویں صدی میں جب آمد ورفت کے وسائل میں اضافہ ہوا اور کم سے کم وقت میں مختلف مقامات کا ہوائی سفر آسان ہوگیا تو سفرنامے بھی خوب لکھے جانے لگے۔ اس دوران مذہبی، ادبی، سیاسی، جغرافیائی، تاریخی اور سوانحی سفرنامے کثرت سے لکھے گئے۔ منشی محبوب عالم کا 'سفرنامۂ یورپ'، سرعبدالقادر کا 'مقامِ خلافت'، مولوی محمد قصوری کا 'مشاہداتِ کابل وداغستان'، قاضی عبدالغفار کا 'نقشِ فرنگ'، سید سلیمان ندوی کا 'سفرنامۂ برما'، بیگم حسرت موہانی کا 'سفرنامۂ عراق'، احتشام حسین کا 'ساحل اور سمندر'، خواجہ حسن نظامی کا 'سفرنامۂ شام ومصر وحجاز'، خواجہ احمد عباس کا ''مسافر کی ڈائری''، بیگم اختر ریاض کا 'سمندر پار سے'، اشفاق احمد کا 'سفر در سفر' اور مستنصر حسین تارڑ کا 'نکلے تیری تلاش میں' اور 'اندلس میں اجنبی' وغیرہ اہم سفرنامے ہیں۔

اردو میں حج کے سفرنامے بھی خاصی تعداد میں لکھے گئے ہیں۔ اس ذیل میں مولانا عبدالماجد دریابادی کا 'زادِراہ'، ممتاز مفتی کا 'لبیک'، نسیم حجازی کا 'دیارِ حرم'، ماہرالقادری کا 'کاروانِ حجاز'، مرتضیٰ حسین کا 'بدر سے کوفہ تک' اور غلام الثقلین کا 'ارضِ تمنا' مشہور ہیں۔ بعض سفرنامے مزاحیہ انداز میں بھی لکھے گئے ہیں۔ ان میں کرنل محمد خاں کا 'بہ سلامت روی'، ابن انشا کا 'چلتے ہو تو چین کو چلیے'، 'آوارہ گرد کی ڈائری'، 'دنیا گول ہے'، 'ابن بطوطہ کے تعاقب میں'، شفیق الرحمٰن کا 'دجلہ'، عطاء الحق قاسمی کا 'شوقِ آوارگی'، جمیل الدین عالی کا 'تماشا مرے آگے' اور مجتبیٰ حسین کا 'جاپان چلو، جاپان چلو' اہم ہیں۔